ومن یتوکل علی الله فهو حسبه

الحمد لله والمنه این کتاب مستطاب در فضایل و کرامات معدن خیر و برکت المسمی

الحسب و قصائد کاشی

۱۲۹۶

باهتمام کارپردازان کارخانه محمد نظام الدین تاجر کتب ساکن باغ نظام الدین احمد خان اندرون کاندواره

در مطبع نظام المطابع واقع سرینگر مطبوع گردید

در نعت شریف جناب سید کائنات علیہ افضل التحیۃ والتسلیم

خاتم عالم حبیب یزدانی
عین رحمت رسول رحمانی

راز دار رموز ما اوحی
محرم سر قرب ربانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیجئے کس زبان سے شکر خدا
کین عطا اس نے نعمتین کیا کیا

ہر سر مو ہو گر ہزار زبان
ہر زبان سے کرون ہزار بیان

ہو برابر نہو سکے تقریر
حمد خلاق شکر رب قدیر

ہی وہ معطی و منعم و وہاب
جسکی رحمت کا کچھ نہین ہی حساب

ہی عنایات ایزد غفار
یون تو ہم سب پہ بیحساب و شمار

ہی مگر یہ عجیب فضل و کرم
کہ مخاطب کیا بخیر امم

شکر کسطرح سے کرین اسکا
کہ کیا امت حبیب خدا

وہ رسول خدا شفیع امم
ہی لقب جنکا رحمت عالم

ان کے حق مین خدا نے فرمایا
تمکو رحمت کیواسطے بھیجا

ہمپہ احسان یہ کیا کیا
اونکی امت مین جو کیا پیدا

واہ کیا ذات پاک حضرت ہی
عین رحمت ہی عین رحمت ہی

سبب نظم کتاب

تھا شمایل کا ترجمہ جو لکھا
نام اسکا بہار خلد رکھا

نام اسکا نسیم جنت ہی
جادۂ مستقیم جنت ہے

نکہت باغ مصطفائی ہے
بوے ایمان یہان سمائی ہے

ان حدیثون کے نظم کا ہی خیال
جنمین ہے حب احمدی کا حال

اور ورد درود کی تفصیل
وصف جسکا ہی خارج تفصیل

اور توصیف اہل بیت کرام
اونکی اوپر ہزار بار سلام

اور وصف صحابۂ حضرت
اونپہ نازل خدا کی ہو رحمت

اور گور و لحد کی وہ شدت
الم و درد و دہشت و وحشت

ہی جو وہ گور امتحان کا مقام
وہان بھی آتا ہی کام آپ کا نام

وحشت گور جب ستاتی ہے
حب احمد ہی کام آتی ہے

یا الٰہی بحق آل رسول
نظم کافی کو کیجیو مقبول

اب تو دل چاہتا ہی یون میرا
کہ لکھون یک غزل بضمن دعا

غزل

دے مجھے راہ راست یا اللہ
نہ ہون کج نگاہ یا اللہ

بطفیل نبی شفیع امم
بخش میرے گناہ یا اللہ

دم آخر تلک ہو میرے نصیب
دین و ایمان کی چاہ یا اللہ

ہو میرا خاتمہ مع الاثبات
کلمۂ لا الہ یا اللہ

حدیث اول

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔ متفق علیہ

ہی انس اس حدیث کا راوی
خادم بارگاہ مصطفوی

که مجھکو اپنے باپ و بیٹے سے	وہ بہرحال دوست تر سمجھے
اور کوئی بشر زمانے کا	اوسکو محبوب ہو نہ میرے سوا
ہووے اسقدر جو مجھپہ حب قربان	ہی بجا اسکو دعوے ایمان
الغرض حب احمد مختار	اونکے اوپر سلام لاکھون بار
مومنون کو تو عین ایمان ہے	دیندار ونکو راحت جان ہی

غزل در نعت شریف جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عشق احمد سے دلکو راحت ہی	۱	کیا ہی اللہ کی عنایت ہی
ذات پاک محمد عربی	۲	عین رحمت ہی عین رحمت ہی
حب احمد کا نام ہی ایمان	۳	او محبو تمھین بشارت ہے
گر میسر ہو آپ کی چاہت	۴	کیا ہی دولت ہی کیا ہی دولت ہی
روش راہ دین مصطفوی	۵	واہ کیا کوچہ سلامت ہی
ہو سکے کس سے نعت پاک رقم		کس کی کام و زبان طاقت ہی
جرم کافی تو بخشدے یارب		یہہ بھی خیر البشر کی امت ہی

حدیث دوم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِي حُبًّا نَاسٌ يَكُونُونَ

سامنے آپ کے ای مہر سپہر رحمت	عرض کیا کیا الم شام غریبان کیجے
شدت مرض و محن جرم و گنہ کی کثرت	تا غم و درد کو اظہار نمایان کیجے
التوائی رحمت عالم لب اعجاز کیساتھ	کافی خستہ دل ریش کا درمان کیجے

حدیث سوم

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ رَوَاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

ابن مسعود سے روایت ہے	حاصل معنی محبت یہ ہے
اس صحابی نے یہ کیا اظہار	کہ جناب نبی شہ ابرار
بزبان مبارک عالی	کرتے تھے یہ بیان خوشحالی
کہ جسے جس کسی سے الفت ہے	سبب موجب معیت ہے
یعنے ہو ویگا وہ اسیکے ساتھ	حب واثق مین جسکے ہے دنرات
واہ وا کیا خبر ہوئی مروی	جسکے سننے سے آئے دلکو خوشی
کرچکا اس حدیث کو بھی تمام	کر مناجات کافی ناکام

مناجات

یا الٰہی حشر مین خیر الوری کا ساتھ ہو	رحمت عالم جناب مصطفی کا ساتھ ہو
یا الٰہی ہی ہے دنرات میری التجا	روز محشر شافع روز جزا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب قریب نیزہ آوے آفتاب	اس سزا اور خطاب والضحی کا ساتھ ہو

حدیث چہارم از مشارق الانوار

عن انس رضی اللہ عنہ

۵

غزل در نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نہ تو کچھ کثرت عبادت سے ہے	نہ متاع و فور طاعت سے ہے
ہان مگر دوستی خدا سے ہے	اور الفت بھی مصطفےٰ سے ہے
آپ نے تب یہ بات فرمائی	اور ارشاد یہ حقیقت کی
کہ تجھے جس کسی سے الفت ہے	سبب و موجب معیت ہے

غزل در نعت

ارجان بخش سے کیا خوب بیان فرمایا	حب و الفت کے حقیقت کو عیان فرمایا
اس لب لعل کے اور کام و زبان کے صدقے	جس بہانے یہ سخن جان جہان فرمایا
اہل ایمان کے لئے تو وہ کلام حق ہے	تمنے جو افضل پیغامبران فرمایا
شب فرقت مین ہوئی عید محبون کے لئے	مژدہ وصل جوائی سرور وان فرمایا
گوکہ ہم آج تڑپتے ہین شب فرقت مین	کل کا وعدہ تو بھلا آپنے وہان فرمایا
قابل نار ہوا جسکو کہا نار ہی ہے	وہ بہشتی ہے جسے اہل جنان فرمایا
رشک فردوس ہوا دیر کہین اک کافی	جب سے یہان سرور عالم نے مکان فرمایا

حدیث پنجم مواہب لدنیہ

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا مَنْ اَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ اَحَبَّنِي وَمَنْ اَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ فِي الْمَوَاهِبِ اللَّدُنِّيَّةِ

یہ روایت بصورت مرفوع	رکھتی ہے اسطرح ظہور وقوع

حدیث ششم

عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بۡنِ الۡخَطَّابِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ اَنۡتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنۡ كُلِّ شَیۡءٍ اِلَّا نَفۡسِیۡ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَالَّذِیۡ نَفۡسِیۡ بِيَدِهٖ حَتّٰی اَكُوۡنَ اَحَبَّ اِلَيۡكَ مِنۡ نَفۡسِكَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ فَاِنَّهُ الۡاٰنَ وَاللّٰهِ لَاَنۡتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنۡ نَفۡسِیۡ فَقَالَ النَّبِیُّ عَلَيۡهِ السَّلَامُ الۡاٰنَ يَا عُمَرُ

راوی خوش کلام ابن ہشام — خادم بارگاہ خیر انام
اس روایت کو ہی روان کرتا — اور یہ حال ہی بیان کرتا
عاشقانہ کلام کرتا ہے — یہ سخن دلبین کلام کرتا ہے
کہ ہمراہ سرور عالم — یعنی تھے ایک روز حاضر ہم
اس گھڑی عین مرحمت کے ساتھ — تھے وہ پکڑے ہوئے عمر کا ہاتھ
بخت فاروق تھا بلندی پر — اور معراج ارجمندی پر
کیا ہی رتبہ عمر کو حاصل تھا — دست در دست نبی سے واصل تھا
دستگیر خلایق عالم — ساتھ اُس یار کے تھے گرم کرم
جس گھڑی یہ عمر نے دیکھا حال — یہ عنایات اور یہ افضال
بجناب نبی حبیب خدا — اپنی الفت کا حال عرض کیا
کہ مجھے آپ سے یہ الفت ہے — اور اسطرح کی محبت ہے
کہ بجز ذات سید ابرار — کوئی محبوب اب نہیں زنہار

غزل در نعت

حدیث منقول از کتاب مواہب لدنیہ

عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لما اقترف آدم الخطیئة قال یا رب اسئلک بحق محمد لما غفرت لی فقال یا آدم وکیف عرفت محمدا ولم اخلقه قال رب لانک لما خلقتنی بیدک ونفخت فی من روحک رفعت راسی فرأیت علی قوائم العرش مکتوبا لا اله الا الله محمد رسول الله فعلمت انک لم تضف الی اسمک الا احب الخلق الیک فقال الله تعالی صدقت یا آدم انه لاحب الخلق الی واذ سألتنی بحقه فقد غفرت لک ولولا محمد ما خلقتک اخرجه البیہقی فی دلائله من حدیث عبد الرحمن بن زید بن اسلم وقال تفرد به عبد الرحمن واخرجه الحاکم وصححه والطبرانی وزاد فیه وهو آخر الانبیاء من ذریتک

شاید آجائین طریق راستی پر ادب سے
درس عشق مصطفائی کو سنانا چاہیئے

جسکو کچھ بہرہ نہین حب شہ ابرار سے
اسکو بیہودہ دعوی الفت مین آنا چاہیئے

قول یہ میرا نہین قول شہ ابرار ہے
مخبر صادق کے فرمانیکو مانا چاہیئے

کچھ بھی گر دل مین تمہارے خواہش ایمان ہے
ہر بشر سے آپکو محبوب جانا چاہیئے

جان و دل قربان کرو حب شہ ابرار مین
مغفرت کے واسطے کچھ بھی ٹھکانا چاہیئے

گر رضاے حق تعالی دوستو منظور ہی
نقش حب احمدی دل پر بٹھانا چاہیئے

روی اطہر جو ہی والا حبذا اصل علی
ایسے محبوب خدا پر دل لگانا چاہیئے

شاہد اخلاق حضرت آیت خلق عظیم
والضحی وصف رخ پر نور جانا چاہیئے

واصف چشم مبارک آیت مازاغ ہی
وصف گیسو سورۂ واللیل جانا چاہیئے

جان احمد کی خدای پاک نے کھائی قسم
ہمکو سوگند نبی کیونکر نہ کھانا چاہیئے

یاد کر لطف تبسم سید کونین کا
دل یہی کہتا ہی ہر دم مسکرانا چاہیئے

سیر کافی نہین ممکن ہی نعت پاک سے
عندلیب زار کو گل کا فسانا چاہیئے

ایضاً غزل دوم

صبح محشر شان محبوبی دکھانا چاہیئے
خندۂ دندان نما سے مسکرانا چاہیئے

آب و تاب حسن عالمگیر کی اعجاز سے
آفتاب حشر کی تیزی بجھانا چاہیئے

گیسوی مشکین دکھا کر عرصۂ عرصات مین
اپنی مشتاقونکو دیوانہ بنانا چاہیئے

جلوۂ قد مبارک سایۂ قامت کے سات
ہمکو خورشید قیامت سے بچانا چاہیئے

الانبیاء من ذریتک

ایسا فاروق نے بیان کیا　　کہ حبیب خدا نے فرمایا

یعنے جسدم جناب آدم سے　　ہوئی سرزد خطا اُس اکرم سے

بوالبشر نے دعا خدا سے کی　　التجا ذات کبریا سے کی

کہ محمد کے واسطے یارب　　میری تقصیر بخشدے یارب

یہ حکم ہوا رب امجد کا　　کس طرح جانا نام احمد کا

اب تلک وہ نہیں ہوا پیدا　　تونے کسطرح اسکو پہچانا

کہا آدم نے اے خدای کریم　　رب غفار ای رحیم قدیم

تونے میرے تئین بنایا جب　　روح بھی مجھ مین پھونکدی یارب

یعنے اسدم جو سر اُٹھا دیکھا　　پایۂ عرش پر لکھا دیکھا

کلمۂ لا الٰہ الا ہو　　اور نام محمد خوشخط

یہ محمد کا نام یا اللہ　　دیکھکر تیرے نام کے ہمراہ

رتبۂ احمدی کو پہچانا　　اور حال محمدی جانا

جسکو بخشا یہ رتبہ مرغوب　　افضل خلق ہی ترا محبوب

جسکا یہ درجۂ مبارک ہے　　ترا محبوب وہ بلا شک ہے

پھر خدا کیطرف سے حکم آیا　　آدم بوالبشر سے فرمایا

کہ کیا تونے ٹھیک ٹھیک کلام　　میرا محبوب ہی یہ خیر انام

غزل در نعت

کتاب مشکات باب ... حدیث شریف

غزل در نعت

آلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ طُوبٰی لِمَنْ رَآنِی وَطُوبٰی سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ یَرَنِی وَآمَنَ بِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ

بو امامہ سے کیا روایت ہی
کیا خوشی کی خبر سناتا ہے
واہ کیا فضل کبریائی ہے
یہ عنایات سرور عالم
اس کلام و بیان کے صدقے
اوس مبارک لسان کے قربان
یہ جو ارشاد مصطفی کا ہے
شکر اُسکا ادا کرین کیونکر
الغرض یون نبی نے فرمایا
اُسکو حاصل خوشی کی بات ہوئی
اور جسنے نہین مجھے دیکھا
دین کو مرے اختیار کیا
واسطے اُنکے سات بار خوشی
واہ کیا مژدہ عجائب ہے
کیا ہی مژدہ سنا دیا ہمکو

واہ کیا مژدہ بشاشت ہی
کیا ہی مہجوروں کو ہنساتا ہی
کیا ہی الطاف مصطفائی ہے
زخم دل پر ہے صورت مرہم
اوس زبان و دہان کے صدقے
اُس لب درفشان کے قربان
یہ مکان حمد کبریا کا ہے
ہی یہ نعمت قیاس سے باہر
کہ مجھے جس کسی نے دیکھ لیا
خرمی ایک اسکے ساتھ ہوئی
غائبانہ ہوا مرا شیدا
اور ایمان کا قرار کیا
جسنے کی غائبانہ دینداری
کیا ہی دولت نصیب غایب ہے
عین غم مین ہنسا دیا ہمکو

حدیث ویسرہ تصنیف جلال الدین سیوطی

صفحہ کتاب جامع

لأعرفهم كرامتك ومنزلتك عندي ولولاك ما خلقت الدنيا

یہ کلام و بیان ہے سلمان کا
ایکدن بیٹے جبرئیل امین
اور اسطرح سے پیام دیا
کہ اگر مین نے از رہِ تکریم
مین نے اپنا تجھے حبیب کیا
نہ کیا ہی کوئی بشر پیدا
ای نبی افضلِ بشر تو ہے
اور دنیا اور اہل دنیا کو
کہ وہ پہچانے مرتبہ تیرا
مین نکرتا اگر تجھے پیدا
کیا حبیب خدا کی عزت ہے

ہے مناقب حبیب یزدان کا
ہوے حاضر بخدمت شہ دین
کہ تمہین ہے خدانے فرمایا
کیا اپنا خلیل ابراہیم
یعنی یہ رتبہ عجیب دیا
مین نے تجھسے بزرگ تر پیدا
پاس میرے بزرگ تر تو ہے
واسطے تیرے لایا ای خوشخو
اور سب جانے مرتبہ تیرا
کاہیکو ہوتی خلقتِ دنیا
جسکی باعث تمام خلقت ہے

غزل در نعت

طفیل سرور عالم ہوا سارا جہان پیدا
زمین و آسمان پیدا مکین پیدا مکان پیدا
نہوتا گر فروغ نور پاک رحمت عالم
نہوتی خلقت آدم نہ گلزار جنان پیدا
شہ لولاک کی باعث حبیب پاک کی باعث
جناب حقتعالے نے کیا کون و مکان پیدا
ظہور ذات اکرم سے فیوض خیر مقدم سے
نسیم بوستان پیدا بہار گلستان پیدا

غزل در نعت

غزل در نعت

منکر کلمۂ طیبہ کے لئے دوزخ ہے	جو مقر ہی اُسے فردوس کی نعمت حاصل
اپنی محسن شہ لولاک کی کافی صدقے	جسکے باعث سے ہوئی دین کی دولت حاصل

حدیث یازدہم از کتاب جامع صغیر

عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَتَانِي جِبْرَئِيلُ فَقَالَ اِنَّ رَبِّي وَرَبُّكَ يَقُوْلُ لَكَ تَدْرِي كَيْفَ رَفَعْتُ ذِكْرَكَ قُلْتُ اَللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ لَا ذُكِرْتُ مَعِيْ

ہی روایت ابو سعید نے کی — کہ حبیب خدا جناب نبی

یہہ حقیقت زبان پر لائے — کہ مرے پاس جبرئیل آئے

اور اسطرح مجھ سے کی تقریر — کہ ترا اور میرا رب قدیر

تم سے کہتا ہے ای نبی دانا — تمنے کچھ جانا اور پہچانا

رفعت ذکر کسطرح سے بھلا — ہین سنے کی تجکو ای حبیب عطا

بولے حضرت یہہ ماجرا سنکر — ہی خدا ای علیم و دانا تر

جانب حق سے جبرئیل امین — پھر مخاطب ہوے کہ ای شہ دین

ہی یہ رب رحیم کا ارشاد — واسطے تیرے ای کریم نہاد

کہ تمہیں ہی وہ مرتبہ بخشا — ذکر مین اپنی ساتھ یاد کیا

کیا نبی پر ہی لطف یزدانی — مدح خوان کیجئے ثنا خوانی

[illegible]

سورۂ دہر سے ثابت ہی مناقب جسکا	وہ علی حیدر کرار ہی سبحان اللہ
مدح خوان کافی محتاج بجائے محروم	رحمت عام یہ دربار ہی سبحان اللہ

حدیث دوازدہم از کتاب جامع صغیر تالیف جلال الدین سیوطی

زَيِّنُوْا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ عَلَيَّ نُوْرٌ لَّكُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ فِي الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ

ہی جو وہ جامع صغیر کتاب	کتب معتبر کا لب لباب
یہ بیان اس کتاب مین آیا	کہ رسول خدا نے فرمایا
یعنے پڑھکر درود اے لوگو	اپنی تم مجلسون کو زینت دو
جھنپہ بھیجوگے جو درود و سلام	نور ہو جائیگا بروز قیام
وہ درود و سلام روز نشور	پڑھنے والیکے واسطے ہی نور
سن میری بات کافی ناکام	بجناب رسول بھیج سلام

غزل در نعت

السلام ای خاتم دور رسالت السلام	ای وجودت مطلع انوار رحمت السلام
السلام ای ماہ کامل بر سپہر اصطفا	السلام ای مہر رخشان جلالت السلام
السلام ای پیشوای جادۂ صدق و صفا	السلام ای ہادی راہ ہدایت السلام
السلام ای جوہر آئینۂ خلق عظیم	السلام ای گوہر بحر فتوت السلام

بندۂ کافی بخدام جناب مصطفی
میکند معروض ای ماہ عرب السلام

حدیث سیزدہم از مشکوٰۃ
باب الصلوٰۃ علی النبی صلعم

عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبِشْرُ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ جَاءَنِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ... [illegible]

[illegible]

اس حقیقت سے کرگیا آگاہ ۔ کہ جناب نبی رسول اللہ

لائے تشریف ایکدن باہر ۔ تھی خوشی چہرۂ مبارک پر

تازگی و سرور و خوشحالی ۔ لائق حال فارغ البالی

عین فرحت کے ساتہ پیشانی ۔ مطلع آفتاب نورانی

روی پُرنور و عارض تابان ۔ اثر خورمی سے نورافشان

صبح صادق جبین نورانی ۔ عالم آرا کشادہ پیشانی

حبذا کیا جبین والا ہے ۔ کیا ہی صل علی یہ سیما ہے

کیا کہون وصف عالم خوبی ۔ ہے بہار ریاض محبوبی

مطلع صبح آفرینش ہے ۔ آفتاب سپہر بینش ہے

نوبہار حدیقۂ ہستی ۔ انتخاب صحیفۂ ہستی

لعل لب مین تبسم مستور ۔ عاشقون کی نظر مین شعلۂ طور

کیجئے یہان تو جان کو صدقے ۔ جان کیا سب جہان کو صدقے

قوس ابرو و چشم پر انوار ۔ جسکے دیکھے سے آئے دلکو قرار

کیا کہون خوبی و جمال کا حال ۔ عین اعجاز ہی یہ حسن و جمال

گر لکھون حلیہ و شمائل کو ۔ حشر تک دفتر خصائل کو

ایک وصف بھی اختتام نہ ہو ۔ مجھ سے پورا کبھی یہ کام نہ ہو

ذکر روی شریف آیا تھا ۔ اس لئے دل نے جوش کھایا تھا

غزل در نعت

السلام ای نبی کہ سرور ما
السلام ای خلاصۂ ایجاد
السلام ای حبیب یزدانی
السلام ای رسول ہادی
السلام ای شفیع روز جزا

تنبیہ

ہی کتاب دلائل الخیرات	مخزن مجمع سلام و صلوات
جو حدیثین وہان ہوئی ہین درود	بصفات صلوۃ و درود درود
وہان مصنف نے اختصار کیا	واسطے اور سند کو چھوڑ دیا
جو حدیثین وہان سے لین مین نے	بے سند ویسی ہی لکھین مین نے

حدیث چہاردہم از دلائل الخیرات

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً

ہی حدیث دلائل الخیرات	کہ جناب نبی ستودہ صفات
دیتے تھے بس یہی نوید عجیب	کہ تحقیق ہی وہ میرے قریب
جس کسی نے بہت پڑھا ہی درود	مجھپہ وہ بہیجتا رہا ہی درود
جس نے کی ہے درود کی کثرت	اُسکو اسطرح کی ملی دولت
حشر مین میرے پاس آویگا	جس نے کثرت سے ہی درود پڑھا
اس فضیلت کو ہمدمو سوچو	جسقدر ہوسکے درود پڑھو
جو فدائے درود خوانی ہے	اسکو کیا عیش جاودانی ہے
جبکہ حضرت نبی کا ساتہ ملے	حشر مین پہر نکیون نجات ملے

۱۵

غزل در نعت

نام حضرت پہ لاکھ بار درود	بے عدد اور بیشمار درود
ہمکو پڑہنا خدا نصیب کرے	دمبدم اور بار بار درود
کون جانے درود کی قیمت	ہی عجب ورد شاہوار درود
مومنو آپ پڑہی جاؤ	باادب اور باوقار درود
تا بکے عشق کل مین نوحہ کرے	گل سے بہتر ہے یہ ہزار درود
جاے مرہم ہی دل افگار و نکو	راحت جان بیقرار درود
نزع مین گور مین قیامت مین	ہر جگہہ یار غمگسار درود
جو محب نبی ہے ای کافی	چاہیے اسکو بار بار درود

حدیث شانزدہم دلائل الخیرات

قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ بَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ ++

شاہ والانسب نے فرمایا	ایسا محبوب رب نے فرمایا
یعنی گر تم درود پڑہتے ہو	روز جمعہ بہت درود پڑہو
کرو اُسدن درود کی کثرت	تاکہ حاصل ہو تمکو یہ دولت
کہ بچو تم شرار دوزخ سے	اور اس تیز نار دوزخ سے

حدیث ہفدہم دلائل الخیرات

قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من صلی علی من امتی کتبت لہ عشر حسنات ومحیت عنہ عشر سیئات

اللّٰهمّ رب هذه الدعوة التامة والصلوة القائمة آت محمدن الوسيلة والفضيلة والدرجة الرفيعة وابعثه مقاما محمودن الذي وعدته ... حلت شفاعتي يوم القيامة

غزل در نعت

کیا عطا ہی درود خوان کے لئے | واصف شاہ مرسلان کے لئے

غزل در نعت

درود و رحمت و صلوات حضرت پر پڑھا کیجے | جناب مصطفی پر رات دن صل علی کیجے
جہاں تک ہو سکے اس سو جب ایجاد عالم | صفات و نعت و حمد و مدح و تحسین و ثنا کیجے
مجبور ہو تو شغل ثنای مصطفائی مین | تمامی شادی و غم رنج و راحت کو رہا کیجے
کمال دین ایمان کی اگر خواہش ہی اے ... | خدا پاک سے جب نبی کی التجا کیجے
تمامی دولت دنیا اگر حاصل ہو کافی | بعشق سرور عالم فدا کیجے فدا کیجے

حدیث ہیزدہم دلائل الخیرات

قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْأَذَانَ وَالْإِقَامَةَ

ہی یہ قول جناب سرور دین | اونکی اوپر تحیت و تحسین باد
کہ بوقت سماع بانگ نماز | جو کوئی یہہ دعا پڑھے بہ نیاز
اور جسدم سنے اقامت بھی | سننے والی نے یہہ دعا مانگی
آئی اوسپر مری شفاعت خاص | روز محشر برای استخلاص
مومنو قول مصطفی کو سنو | گوش جان سے اب اس دعا کو سنو

دعاے اذان

حدیث نوزدہم دلائل الخیرات

لکھنے والیکے واسطے دن رات	بھیجتے ہین ملک درود وصلات
یعنے جب تک یہان ہی آپ کا نام	اور اسپر لکھا درود وسلام
جو ملک اسکے رازدان ہونگے	پہر کاتب درود خوان ہونگے
اور راوی جو بوسلیمان ہے	اوسنے اسطرح سے کہا یہان ہے
کہ کوئی شخص گر سوال کرے	حق تعالی سے عرض حال کرے
ابتداء کرے درود کے ساتھ	پھر کرے وہ گزارش حاجات
کرچکے جب کہ مدعا کو تمام	چاہئے پھر پڑہے درود وسلام
یعنے مطلب سے اول و آخر	اسکو در درود ہے بہتر
کہ بدرگاہ خالق معبود	ہی قبول اور مستجاب درود
ہو درودون کے بیچ مین جو دعا	کیون نہ اوسکو کرے قبول خدا
حق تعالی ہے اجود وہاب	اسکی رحمت ہی بیشمار وحساب
دور ہی اسکی شان رحمت سے	اور اندازۂ عنایت سے
کہ درودونکو مستجاب کرے	اور سائل کو رد باب کرے
بلکہ ہمکو یقین ہے کامل	جو دعا ہو درود کے شامل
وہ درود اور وہ دعا ہے قبول	بطفیل نبی جناب رسول

غزل در نعت

ہر مرض کی دوا درود شریف	دافع ہر بلا درود شریف

ایک ساعتمین عمر بھر کی گناہ	گر نامعدوم اور فنا ہے درود
حشر کی تیرگی سیاہی مین	نور ہی شمع پر ضیا ہے درود
چھوڑ تومت درود کو کافی	راہ جنت کا رہنما ہے درود

حدیث بست ویکم دلائل الخیرات

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ الصَّلٰوۃَ فَقَدْ خَطَا طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ

رحمۃ العالمین نے فرمایا	خاتم المرسلین نے فرمایا
کہ ہوا جو درود سے غافل	نرہا وہ درود مین شاغل
میرے اوپر درود کیا نہ پڑھا	صاف جنت کی راہ بھول گیا
جسنے چھوڑا درود خوانی کو	گم کیا عیش جاودانی کو
ہے یہہ کافی مقام خوف ورجا	کر مناجات اور مانگ دعا

مناجات

الٰہی یا الٰہی یا الٰہی	خدائے کبریائی بادشاہی
تری یارب وہ ہے درگاہ اجلال	مآب وملتجائے اہل آمال
اگر فضل وکرم اک آن کر دے	تمامی مشکلین آسان کر دے
رہے کوئی نہ دام غم کا قیدی	اٹھے دنیا سے نام نا امیدی

سید کونین پہ بھیجا کرو اکثر درود	ہے اگر منظور جنت میں وصال حور عین
کیا فضیلت ہے درود پاک کی صل علی	حق تعالی تمکو بخشیگا خیال حور عین
جلوۂ انگشت سے عالم کو ویرانہ کریں	حبذا نازو ادا غنج و دلال حور عین
خانۂ شوریدہ سر کب تک لکھے جائیگا تو	وصف حال حور عین و صف کمال حور عین
وصف انکا کیجئے جنکی سبب حاصل ہوا	یہ جمال حور عین یہ کمال حور عین
حبذا نام خدا اصل علی صل علی	روی پاک مصطفی رشک جمال حور عین
آفتاب حسن محبوب خدا کے سامنے	ایک فرہ ہے یہ سب حسن و جمال حور عین
عکس نور مصطفائی سے ہوا آراستہ	باغ رضوان قصر جنت خلد و خال حور عین
جس کسیکو ہو زیارت صاحب لولاک کی	وہ نہ لائیگا کبھی کافی خیال حور عین

حدیث بست و سوم دلائل الخیرات

وَرُوِیَ عَنْهُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً تَعْظِیْمًا لِحَقِّیْ خَلَقَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ ذٰلِکَ الْقَوْلِ مَلَکًا لَہٗ جَنَاحٌ بِالْمَشْرِقِ وَالْاٰخَرُ بِالْمَغْرِبِ وَرِجْلَاہُ مَفْرُوْرَتَانِ فِی الْاَرْضِ السَّابِعَۃِ السُّفْلٰی وَعُنُقُہٗ مُلْتَوِیَۃٌ تَحْتَ الْعَرْشِ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لَہٗ صَلِّ عَلٰی عَبْدِیْ کَمَا صَلّٰی عَلٰی نَبِیِّیْ فَھُوَ یُصَلِّیْ عَلَیْہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ

جائیگا اتنا بڑا ہے ... مغرب کو اس فرشتے کا دوسرا بازو ... شرق میں ہوگا ایک پر ... اور اسکی وہ دونوں پاؤں ہونگی قائم زمین ہفتم میں سب زمینوں کے وہ زمین نیچے ہے ... اور اس فرشتے کی وہ گردن عالی ... زیر عرش عظیم ہوگی ... اور اس فرشتے کو ہوگا یہ فرمان ... ہوگا پیدا اک ملک ... درود ... بندہ محبوب ... مصطفی ... نعت ...

[illegible]

٢٠

[illegible]

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس

غزل و نعت

گشتہ ویرانہ گیتی ز قدومت گلشن
ہست آباد ز فیض تو بہار عالم
ہست ذاتت بیقین رحمت عالم شاہا
چون نباشد بدر پاک تو بار عالم
کافی تشنہ لب لطف تو خواہد آبی
ای ابر کرمت تازہ بہار عالم

حدیث بست وچہارم دلائل الخیرات

رُوِیَ عَنْهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَیَرِدَنَّ عَلَیَّ الْحَوْضَ اَلْبَتَّةَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَقْوَامٌ مَا اَعْرِفُهُمْ اِلَّا بِکَثْرَةِ الصَّلٰوةِ عَلَیَّ

یون کہا ہی قسیم کوثر نے
بحر رحمت شفیع محشر نے
کہ قیامت کے دن بہت سے گروہ
آئینگی میرے پاس یا انبوہ
اور کوثر پہ ہوگا اونکا نزول
یعنے حاصل ہی ایسا حسن قبول
مین اُنہین جانتا نہین اصلا
اور پہچانتا نہین اصلا
پر وہ مجھپر درود پڑہتے تھے
اور اس شغل مین تھے وہ رہتے
یہی پہچان کا سبب ہوگا
یہی قرب حبیب رب ہوگا
کی جو ہونگی درود کی کثرت
اوسکے باعث ملیگی یہ دولت
آئی تقریب ہاتھ کیا کافی
جس سے پہچان لین جناب نبی
اور جسکے سبب بروز جزا
حوض کوثر پہ ہوگذر اپنا

حدیث بست و پنجم دلائل الخیرات

نظم و نعت

وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مِائَةَ مَرَّةٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَلْفَ مَرَّةٍ
وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ اَلْفَ مَرَّةٍ حَرَّمَ اللّٰهُ جَسَدَهٗ عَلَى النَّارِ
وَثَبَّتَهٗ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ
وَعِنْدَ الْمَسْئَلَةِ وَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَجَاءَتْ صَلٰوتُهٗ عَلَىَّ
نُوْرًا لَّهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَى الصِّرَاطِ مَسِيْرَةَ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ وَ
اَعْطَاهُ اللّٰهُ بِكُلِّ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا قَصْرًا فِى الْجَنَّةِ قَلَّ ذٰلِكَ اَوْ كَثُرَ

قول ہی یہ جناب احمد کا
کہ درود ایک جسنے مجھپہ پڑھا
اور دس بار جو پڑہیگا درود
اور جو سو درود بہیجے گا
کہ خداے جہان سرو شہود
گر پڑہیگا کوئی زروی شمار
تن بدن اس درود خوان کا مدام
یعنی اسکے بدن کو رب کریم
اور اسکو خدا رکھے ثابت
یعنی کلمے کو وہ نہ بھولے گا
اور گور و لحد مین جس ہنگام

آفتاب سپہر سرمد کا
اوس پہ بہیجیگا دس درود خدا
اُس پہ ہوونگے سو درود درود
مرے اوپر تو اُسکی ہی یہ جزا
اوسپہ نازل کرے ہزار درود
میرے اوپر درود ایک ہزار
آتش و نار پر رہیگا حرام
نجلائیگا در میان جحیم
قول ثابت پہ وہ رہیگا ثابت
موت کیوقت اور روز جزا
آ پڑے منکر و نکیر سے کام

عن ابن مسعود عن ابن عمر و ابن عباس و انس
و تیدوی عند انشقاق القمر

اس لب جان بخش کی حسن تبسم پر درود	اس در دندان کے لمعان و براقت پر سلام
واہ کیا انگلی سے قرص ماہ دو ٹکڑے کیا	آپکی اعجاز انگشت شہادت پر سلام
حبذا احسن سراپا جناب مصطفی	اس ملاحت اس صباحت اس صباحت پر سلام
عرض کیجے کافی مشتاق ہر لیل و نہار	صاحب لولاک سلطان شفاعت پر سلام

حدیث بست و ششم از کتاب دلائل الخیرات

قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ عَسُرَتْ عَلَیْہِ حَاجَتُہٗ فَلْیُکْثِرْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیَّ فَاِنَّہَا تُکْشِفُ الْہُمُوْمَ وَالْغُمُوْمَ وَالْکُرُوْبَ وَتُکْثِرُ الْاَرْزَاقَ وَتَقْضِی الْحَوَائِجَ

ہی حدیث جناب مصطفوی	جسکو لاحق ہو عسرت و تنگی
اور حاجت بھی اسکی بند رہے	یعنے وہ شخص مستمند رہے
ہی یہ لازم پڑہے درود کثیر	ہیرے اور وہ درد و غم کا اسیر
جب کریگا درود کی کثرت	برطرف ہوگی حاجت و عسرت
غم سے فارغ درود خوان ہوگا	رزق و روزی سے کامران ہوگا
جسنے کافی درود خوانی کی	دونون عالم مین کامرانی کی
بجناب نبی رسول کریم	صد ہزاران تحیت و تسلیم

حدیث بست و ہفتم از کتاب مشارق الانوار

غزل در نعت

اک زلزلہ سا گوشۂ کسریٰ مین پڑگیا	چمکی جو برق شوکت و اجلال مصطفی
دعوا ہوا ہی کان جواہر کا گوش کو	سنکر حدیث لعل پر افضال مصطفی
بس آرزو یہی دل حسرت زدہ کی ہے	سنتا ہے شمائل و احوال مصطفی
کافی ہی اپنے واسطے گر منکر و نکیر	دکھلائین لاکے قبر مین تمثال مصطفی

حدیث بست و ششم از کتاب مشارق الانوار

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ لَاهُلْكَ عَلَیْكُمْ اَطْلِقُوْا لِیْ غُمَرِیْ
قَالَهٗ ظَهِیْرَةَ لَیْلَةَ التَّعْرِیْسِ

قول ہی یہ ابو قتادہ کا	کہ جناب نبی نے فرمایا
تم نہ ہوگے ہلاک اے لوگو	کھول لاؤ میرے پیالے کو
آپ نے یہ کہا تھا اس ہنگام	آخر شب جہان کیا تھا مقام
شب تعریس اسکو ہین کہتے	آخر شب تھی وہ جہان اُترے
اور وہ رات جب تمام ہوئی	روز روشن کو صبح دکھلائی
دوپہر بھی ڈھلی جب اس دن کی	آپ نے جب یہ بات فرمائی
اس خبر مین رہا ہی جو اجمال	اسکا شارح یون لکھا ہی حال
یعنی تشریف آپ جب لائے	پھر کے جنگ تبوک سے آئے
تھا ترقی پہ موسم گرما	اور اس سرزمین مین آب نہ تھا

ای نگاہت جوہر آئینۂ نور یقین / دیدۂ اہل بصیرت ہر زمان قربان تو
ای وجودت آفتاب آسمان معرفت / صد جہان اہل عرفان روشن از عرفان تو
رحم کن رحمی نما ای رحمۃ للعالمین / ای کلید رحمت حق در کف احسان تو
درد دارم در دسر از لطف بخشا یک نظر / ای شفای درد من وابستہ درمان تو
صد جہان عاصی بمید آن شفاعت روز حشر / کم ز گوی در میان عرصۂ جولان تو
میکند ابلاغ تسلیم و سلام بیشمار / بندۂ کافی بروح پر فتوح جان تو
ہم بروح عترت اطہار و اہل بیت تو / ہم بجان پاک اصحاب معظم شان تو
برامید آنکہ بعد از روزگاری بشنوم / یک جواب از لعل ہمیز آب خندان تو

حدیث بست و نہم از کتاب مشارق الانوار

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اِنِّي لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّي لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ رَوَاهُ الْمُسْلِمُ

ہی روایت زبان جابر سے / اوس حدیث و خبر کی ذاکر سے
کہ جناب نبی ستودہ خصال سے / کہتے تھے ہم سے یہ حقیقت حال
یعنے مکے میں ایک پتھر تھا / میرے اوپر سلام تھا کرتا
اوسکو پہچانتا ہوں میں تحقیق / ابتلک جانتا ہوں میں تحقیق
ہی یہ مذکور قبل بعثت کا / کہ وہ پتھر سلام کرتا تھا

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا
خَطَبَ اسْتَنَدَ إِلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ
فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ صَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي
كَانَ عِنْدَهَا حَتّٰى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ فَجَعَلَتْ
تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتّٰى اسْتَقَرَّتْ قَالَ
بَكَتْ عَلٰى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

جس نے پیدا کیا جہان وفاق	لایق کبریا ہی وہ خلاق
جس کا پیدا نہین نظیر و مثال	ہی وہ نقاش کارگاہ جمال
رشک خورشید مہ جبینون کو	اوسنے پیدا کیا حسینون کو
اپنی قدرت مین بے نظیر وہ ہی	صانع خالق و قدیر وہ ہے
حسن و خوبی جمال و زیبائی	ہی سزاوار اسکو یکتائی
ہے وہ رب جلیل بے تمثیل	شان وحدت مین ہی لطیف و جمیل
ایک شمہ ہی اسکی صنعت کا	یہ تماشا ظہور و کثرت کا
اپنی محبوب کو کیا پیدا	الغرض عین نور و حسن و ضیا
برتر و بہتر و گزیدہ صفات	شرف کائنات و موجودات
بکمال و خصائل احسن	بجمال و شمائل احسن

تہا عیاں اسکی شان زاری سے
کیا قیامت ستون رہتا ہے
جب حنین و بکا وہ زاری
دیکھکر اس ستون کو بے چین
عاشق بے زبان پہ لطف کیا
اسکی منظور جو تسلی تھی
یہ بھی راوی نے یہان کیا مرقوم
جیسے کودک کسی کا ہو گریان
وہ بچہوڑے بکا و زاری کو
تہا بس ایسا ہی اس ستونکو جوش
دیر تک گرچہ بیقرار رہا
دیکھکر اُسکا نالہ و فریاد
جوش رقت کا اسکے تہا یہ سبب
اب یہ دولت نصیب منبر ہے
یون بھی وارد ہوا روایت مین
کہ سزاوار شان تمکین نے
مین جو تسکین نہ دیکے سمجہاتا

اب یہ پہتا ہو بیقراری سے
کوئی دم مین دو نیم ہوتا ہے
آپکی گوشش پاک تک پونچھی
اوترے منبر سے سرور کونین
اوسکو آغوش پاک مین پکڑا
گرم تسکین رہے جناب نبی
ایسا ہوتا تھا اُسگھری مفہوم
اور اسکو کہین نہ تاب ہان
ضبط رقت کی اسکو تاب نہو
ہو نسکتا تہا یک بیک خاموش
وصل احمد نے پر خموش کیا
اسطرح آپ نے کیا ارشاد
تہا یہ محو سماع ذکر رب
اس لئے یہ حزین و مضطر ہے
سیر خاتم رسالت مین
ایک فرمایا سرور دین نے
نالہ و زاری یونہین کئے جاتا

۲۷
غزل

حدیث سی و دوم از کتاب مشکوٰۃ شریف باب مناقب اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ سعد بن ابی وقاص لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ رواہ مسلم

سعد کا قول ہی روایت میں ہے کہ جب آیت مباہلہ نازل ہوئی ...

اشعار

اگر صادقی و مومن کامل براہ دین
حب نبی و آل نبی را نگو برین
قرآن بخوان که خواندن قرآن ...
ظل خدا برای تو در روز محشر است

اور بھی نعمت عظمیٰ ہے ... کافی
... وہ قیامت کا روز ...
ظل و سایہ جہان نہیں ہیدا ...
... اس دن یہ حامل قرآن

رسول اللہ کی الفت محبو عین ایمان ہے
تصور آگیا رونے جب لمعان دندانکا
لب لعل مبارک کی جو مشتاق زیارت تھے
بشکل ابر ای کافی یہ مہجورونکا عالم ہے

فراق مصطفیٰ میں اہل ایمان عمر بھر روئے
تو مشتاقان دندان نبی سلک گہر روئے
بجای اشک عین شوق میں لخت جگر روئے
یہاں روئے وہاں روئے ادہر روئے اودہر روئے

حدیث سی و یکم از کتاب جامع صغیر نوشتہ شد

عَنْ اَبِیْ نَصْرٍ اَدِّبُوْا اَوْلَادَکُمْ عَلٰی ثَلٰثِ خِصَالٍ حُبِّ نَبِیِّکُمْ وَحُبِّ اَهْلِ بَیْتِهٖ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّ حَمَلَةَ الْقُرْاٰنِ فِیْ ظِلِّ اللّٰهِ یَوْمَ لَا ظِلَّ مَعَ اَنْبِیَائِهٖ وَاَصْفِیَائِهٖ

یہ ابو نصر نے حدیث لکھی
ایسا فرماتے تھے نبی کریم
دو ادب انکو تین چیز کے سات
ایک تو حب مصطفیٰ میں رہیں
دوسری حب اہل بیت نبی
تیسری وہ پڑہا کریں قرآن
کہ بتحقیق دن قیامت کے
سایۂ رحمت خدا ہوگا

یعنے ہے حکم وامر مصطفوی
اپنی اولاد کو کرو تعلیم
اور سکھلاؤ انکو تین صفات
اور مصروف اس ولا میں ہیں
ہووے حاصل باختصاص ولی
جس سے حاصل ہو عیش جاودان
حامل مصحف خدا کے لئے
حشر میں ظل کبریا ہوگا

فاطمہ و حسن حسین و علی	ہین بلاشک یہ اہل بیت نبی
جو محب نبی ہوا ای کافی	اسکو واجب ہی دوستی انکی

رباعی

کافی بگزین تو حب اولاد رسول	نور نظر رسول حسنین و بتول
ہم الفت حیدر بدل و جان بگزین	تا ثمرہ ایمان تو گردد مقبول

حدیث سی و سوم از مشکوۃ در مناقب اہلبیت

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

عائشہ سے ہوا ہی یون مروی	کہ حقیقت یہ ایکدن گذری
کہ جناب نبی بوقت سحر	لائے تشریف صبحدم باہر
آپ اوڑھے ہوئے تھے ایک گلیم	تھی منقش گلیم با تکریم
قسم مو کی گلیم والا تھی	کہ عجب نقشدار و زیبا تھی

غزل

اہل بیت احمد مختار کی کیا شان ہی
انکی ذات پاک گویا کشتی طوفان ہی

مناقب ابن عم مصطفیٰ کا
زیادہ فکر و فہم و عقل سے ہے
علی ہیں سرور امام اولیا کا
لکھوں کی منقبت شیر خدا کا

مناقب

ہے مقام مناقب حیدر [illegible]
[illegible] مولا ہو

دین ہے اسلام ہے ایمان ہے عرفان ہے		ہمکو اہی کافی محبت عترت اطہار کی

حدیث سی و چہارم مشکوۃ شریف باب مناقب امیر المومنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ

عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَحْمَدُ

یہ روایت ہے زید ارقم سے
اوس صحابی ثقہ مکرم سے

کہ رسول خدا نے فرمایا
یعنے مین جسکا ہون مولا

اوسکا مولا ہے بس علے ولی
ابن عم محمد عربی

اور تفصیل اس روایت کی
اس طرح سے حدیث مین آئی

کہ نبی جب اخیر حج سے پھرے
بمکان غدیر خم اوترے

کرکے اصحاب کو وہان ایکجا
ہاتھ مین ہاتھ مرتضی کا لیا

پیش اصحاب زمرۂ اخیار
کردیا رتبہ علی اظہار

یعنے وہان یہ حدیث فرمائی
دی علی کو شرف سے آگاہی

اور یہ بھی لکھا ہے راوی نے
کہ بنزد علی عمر آئے

اور کہنے لگے کہ یا حیدر
ابن عم جناب پیغمبر

آج تمنے وہ مرتبہ پایا
کہ ہوے مومنین کے مولا

علی سا پیشوا ہادی و مولا
تمامی امت خیر الوریٰ کا
[illegible]

[illegible]

زید بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی وفاطمۃ والحسن والحسین انا حرب لمن حاربہم وسلم لمن سالمہم رواہ الترمذی
[illegible]

نعيم من ركبها نجا ومن تخلف عنها هلك رواه احمد ... مثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن

[illegible]

مرتضی شاہ لافتی کے لیے	اسد اللہ مرتضی کے لیے
اور بہر بتول و بہر حسن	اور بہر حسین ہے یہ سخن
جو لڑے انسے مین لڑون اوس سے	حرب انکی لئے کرون اس سے
اور جو صلح انکی ساتھ کرے	صلح اور آشتی کی بات کرے
مین بھی کرتا ہون صلح اُسکے سات	اوس سے کرتا ہون آشتی کی بات
کافی خاک پاے آل عبا	نظم کیجے ثناے آل عبا

نظم

محبت جسکو ہی آل عبا سے	اوسے الفت ہی ختم الانبیا سے
طہارت اہل بیت شاہ دین کی	ہوئی ثابت کلام انما سے
وہی مومن ہے جسکو ہی محبت	علی حسنین سے خیر النسا سے
عدو انکا عدوی مصطفا ہے	ہوا منقول یہ خیر الورا سے
رہون آل عبا کا مین ثناخوان	یہی کافی تمنا ہے خدا سے

حدیث سی و ششم مشکوۃ شریف باب مناقب اہل بیت سلام اللہ علیہم

عَنْ اَبِی ذَرٍّ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِبَابِ الْكَعْبَةِ سَمِعْتُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَهْلِ بَيْتِی

کشتی سے نبی کشتی سے اہل بیت کی ہوتا ہے بار ہونا ہے
ہو گیا تو خلاف کشتی ہو گیا وہ ہلاک
الغرض جب اہل بیت سے محبوب سکا
انکی الفت سے بار ہونا ہے
تم زمین رستگار ہونا ہے
کافی خاک راہ ہونا ہے
اوصاف اہل بیت کرام

قطعہ

حق گوی ہو خامہ بحال آل نبی
لطف حق کمال آل نبی
کافی عطا کمن یارب
حق ترمت جاہ وجلال آل نبی

حدیث سی و نہم از مشکوۃ شریف باب مناقب صحابہ

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ ࣙالْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیْفَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

ہے یہ قولِ ابو سعید سعید — وہ صحابی ہے مقتدا و رشید

یعنی کہتے تھے دو جہان کے امام — میرے اصحاب کو نہ دو دشنام

جو کوئی تمسے ازبرائے خدا — خرچ کردے پہاڑ سونے کا

یعنی وہ شخص مثل کوہ احد — زر لٹاویگا بے عدد بے حد

کوہ زر سے زیادہ تر ہوگا — نیم پیمانہ اس صحابی کا

یار حضرت کی کیا فضیلت ہے — اونکی صحبت کی کیا فضیلت ہے

جبکہ ہون اُنسے مصطفی راضی — اُنسے کیونکر ہو نہ خدا راضی

میری الفت کیواسطے انکو — تمکو یہ چاہئے کہ دوست رکھو

بعد میرے نہ کیجیو ایسا — کہ نشانہ بناؤ تیرون کا

یعنی انکو نہین کرو دشنام — اور نہ لو انکا تم بدی سے نام

ہے تقاضا مری محبت کا — میرے یارونکو تم کہو اچھا

میرے یارون سے جسنے بغض رکھا — بغض گویا کہ اوسنے مجھہ سے کیا

اور جسنے کہ انکو دی ایذا — وہ تو ایذا مجھی کو دی گویا

اور میرے تئین ستاوے جو — اوسنے ایذا دی میرے خالق کو

مناقب

حدیث سی و نہم از مشکوٰۃ شریف باب مناقب صحابہ

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِھِمْ فَضَرَبَہٗ بِرِجْلِہٖ فَقَالَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَصِدِّیْقٌ وَشَہِیْدَانِ

رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

بیے انس نے بیان کیا ایسا — کہ فراز احد رسول خدا
ایکدن اسطرح سے آ نکلے — کہ ابوبکر ساتھ تھے اُن کے
اور فاروق بھی تھے آپکے سات — اور عثمان مجمع حسنات
الغرض جب گذار فرمایا — زیرپاے نبی پہار ہلا
جنبش کوہ جب ہوئی پیدا — آپنے کوہ پر قدم مارا
اور اسطرح سے کہا اسکو — کہ بس اب اے پہار ساکن ہو
یعنے تو جانتا ہین تجہہ پر — اسگھری کون کر رہا ہے گذر
ایک تو ہی رسول حق تحقیق — دوسرے ساتہ اسکے ہی صدیق
اور یہ دو شہید ہین ہمراہ — یعنے ہمراہی رسول اللہ
یہان زبان نبی سے بالتحقیق — ہوئی ثابت صداقت صدیق
اور ثابت ہوئی شہادت بھی — اس جگہہ سے عمر کی عثمان کی

۳۳

حدیث ... اثبات عذاب القبر از مشکوٰۃ باب ...

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان العبد اذا وضع ...

فيقال له انظر الى مقعدك من النار قد ابدلك الله به
مقعدا من الجنة فيراهما جميعا واما المنافق والكافر
فيقال له ما كنت تقول في هذا الرجل فيقول لا ادري
كنت اقول ما يقول الناس فيقال له لا دريت ولا تليت
ويضرب بمطارق من حديد ضربة فيصيح صيحة يسمعها
من يليه غير الثقلين متفق عليه

یہ انس کا بیان شافی ہے — واسطے مومنوں کے کافی ہے
یعنے خیر الوری رسول کریم — ہمکو اسطرح کرتے تھے تعلیم
کہ بتحقیق بندۂ معبود — گور اپنے مین جب کرے ہے ورود
یار و احباب منھ پھراتے ہین — یعنے اپنے گھرونکو جاتے ہین
اوٹھی ہے جو صداے کفش پا — اونکی آواز پاکو ہی سنتا
دو فرشتے غرض وہان آکر — اور اوسکو لحد مین بٹھلا کر
اس سے کرتے ہین اسطرح کا سوال — اور وہان پوچھتے ہین یہ احوال
یعنے دنیا مین تو جو رہتا تھا — کہتا اس شخص کے لئے کیا تھا
لفظ ہذا الرجل سناتے ہین — شکل حضرت بھی آ دکھاتے ہین
اور کہتے ہین اُس سے وہ انسان — تجھسے اسبا تکے ہین ہم پرسان
کہ نجی نبی حبیب خدا — کیسا تو اعتقاد رکھتا تھا

گو میں اسطرح سے ہو کہتا
میں تو واقف نہیں محمد سے
مجھکو نسبت نہیں ہے انکو ستا
اونکی جا میں وہی تہا میرا کلام
پہر وہ کہتے ہیں اُس سے اوانسان
یعنے پوچہتا اگر کلام سند ا
جان سے اُنکے توڑہا غافل
کہکے یہ بات وہ ملک دو نو
اُسکے اوپر وہ چہوڑ دیتے ہین
اسپہ پڑہتی ہے اسطرحکی مار
شور بے اختیار کرتا ہے
شور ہوتا ہے اس قدر برپا
جن وانسان پر نہین سنتے
جن وانسان بہی اگر سن لین
ای محبان صاحب لولاک
تمکو وہ دولت تمام ملے
میرے کہنے کو تم ذرا مانو

اونکو میں جانتا نہیں اصلا
اور اوصاف حال احمد سے
پوچہتے تجہہ سے کیا ہو تم ہیہات
کہتے تہے جس طرح سے اور عوام
نہ پتہا تونے کس لئے قرآن
جانتا مرتبہ محمد کا
آج ہی تیرے واسطے مشکل
ہاتھہ میں لیکے گرز آہن کو
پشت و پہلو کو توڑ دیتے ہین
کہ وہ مقبور کافر بد کار
بعد مرنیکے غم سے مرتا ہے
کہ اُسے وحش و طیر ہے سنتا
کہ وہ غافل ہے مطلقا اس سے
ساری عیش و نشاط کو چہوڑین
اب یہ کہتا ہی کافی غمناک
آرزو جسکی انبیا نے کی
رتبہ دین احمدی جانو

مناجات

تاریخ اتمام نسیم جنت از مصنف

یعنی نظم نسیم جنت مین	ہوگئی ہو جہان خطا یا رب
اپنے پیارے حبیب کے صدقے	اس خطا کو بھی بخشنا یا رب
مونس روزگار کافی ہو	نعت واوصاف مصطفیٰ یا رب

غزل در نعت

جسکی باعث کیا جہان روشن	۱	اور خورشید آسمان روشن
مشرق و مغرب و جنوب و شمال	۲	دین احمد سے سر مکان روشن
خوبی و حسن مصطفائی سے	۳	حسن و خوبی کا گلستان روشن
ہی فروغ جمال احمد سے	۴	قصر ہستی کا نا بدان روشن
شب اسری مین اونکی قدمون سے	۵	ہوگیا گلشن جنان روشن
ہی وہ شمع منور نبوی	۶	جس سے ہی بزم انس و جان روشن
نعت واوصاف مصطفیٰ مین سے		یا الٰہی میری زبان روشن

غزل در نعت

اب وصف صاحب کوثر سی شیرین کام ہی	ماہی کوثر زبان مدح خوان کا نام ہی
نعت واوصاف جناب مصطفیٰ جسمین نہو	وہ لب نہ وہ دہن نہ وہ کام و زبان ناکام ہی
عین عرفان خدا عین جناب مصطفیٰ	آئینے اسکے ہی عیب عین صفا کا نام ہی
رحمت عالم کی امتمین ہمین پیدا کیا	کیا مقام شکر خلاق ذوی الاکرام ہی
یا الٰہی مین بھی پہونچون منزل مقصود کو	کارساز بیکسان اللہ تیرا نام ہی

صَلٰوۃً لَا غَایَةَ لَهَا وَلَا مُنْتَهیٰ وَلَا اَمَدَ لَهَا وَلَا انْقِضَاءَ
صَلٰوۃً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ كَذٰلِكَ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

یہہ درود شیخ محی الدین المعروف بہ جنید مین سے ہے اور انہون نے
فرمائی ہین کہ جو شخص اس درود کو صبح و شام دس دس بار پڑہا
کریگا تو مستحق اللہ کی خوشنودی کا اور لایق رحمت اُسکا ہووے
اور بچے رہے اسکے عذاب سے اور دوسرے دکھہ مین ڈالنے والے
چیزون سے۔ اور بلیات اُسپر سے ٹل جائینگے اور سب مشکل اسکے
آسان ہو جائینگے۔ آور سخاوی بعضے معتبر بزرگون سے نقل کیا کہ اس
درود کو دس بار پڑہنا مقابل ہے دس ہزار درود پڑہنے کے اور
کہا اس درود کو ایک نادر قصہ ہی انتہی۔ اور شیخ ابن حجر مکی وغیرہ
اس قصے کو اس ڈہب پر بیان کئے ہین کہ ایک ولی تھے ہر رات
دس ہزار درود بھیجا کرتے تھے قضارا ایکبار کاہلی پڑے سو دس
ہزار درود پڑہنے سے عاجز آئے اور اسباب پر بڑا غم کہائے
اسی شب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھے
کہ اس درود کو پڑہکر سنائے اور فرمائے ای فلان اس درود کو
ایکبار پڑہا کر عوض دس ہزار درود کے ہویگا جب وہ درود یاد

وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِي لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ مَا اخْتَلَفَ الْمَلَوَانِ وَتَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ وَتَكَرَّرَ الْجَدِيْدَانِ وَاسْتَقْبَلَ الْفَرْقَدَانِ وَبَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجَ وَاَهْلَ بَيْتِهٖ مِنَّا التَّحِيَّةَ وَالسَّلَامَ ۝ نقل ہے کہ ایک شخص سلطان محمود سبکتگین کے پاس آیا اور کہا کہ کل کی شب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پر ہزار درم کا قرض ہے تو آپنے فرمائے سلطان محمود کو میری طرف سے سلام بولکے ہزار درم مانگ لے کے قرض اپنا پھیر لے تب مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شاید بادشاہ میری باتکو سچھ نمانے تو آپنے فرمائے اسکو یہہ بتادو کہ تو ہر روز پہلی پچھلی شب مین تیس تیس ہزار درود میرے پر بھیجا کرتا ہی سو مجھے پہنچا کرتے ہین جب سلطان محمود اس خوابکو سنا کمال خوشی سے رونے لگا اور اسکی باتکو سچھ جان لیا اور قرض اسکا ادا کیا اور دوسرے ایک ہزار درم اپنے

تتمہ

گل فردوس سے تیار حمائل کرکے — رکھنے سبد سر پہ گروہ حورایان آنا
شاہ لولاک کی میلاد کی محفل ہے آج — عندلیبان جنان نغمہ سرایان آنا

شرف محفل میلاد کہین کیا کافی
ہم سمجھتے ہین شفاعت کا صلا یان آنا

زہے حسرت کہ وہ گیسو نہ دیکھا — سر زلف معنبر کو نہ دیکھا
نہ پوچھو کشتۂ دیدار کا حال — فروغ عارض گل بو نہ دیکھا
رہے اکثر کف افسوس ملتے — نہ ان ہاتھون کا دستنبو نہ دیکھا
ہزارون کے تڑپنے کا تماشا — قفس مین تو نے وہ گلرو نہ دیکھا

بھلا کہئے کہ کیا دیکھا جہان مین
اگر کافی نے یہان تمکو نہ دیکھا

قیامت تھا وہ صدیق جگر افگار کا رونا — تڑپنا شکل بسمل اور وہ ہر بار کا رونا
کہون کیا گریۂ صدیق محراب عبادت مین — کہ شرمندہ تھا جس سے ابر دریا بار کا رونا
زبان حال سے گرم بکا تھے مسجد و منبر — یہ پر تاثیر تھا حضرت یار غار کا رونا
فلک کو بھی رلاتا تھا ملک کو بھی رولاتا تھا — دراس دربار عالیجاہ کے حضار کا رونا
لکھون کیا اس بیان سے دل ہوا جاتا ہے دو ٹکڑے — اثر رکھتا ہے یاران شہ ابرار کا رونا
فرشتے آسمانون پر ہوئے گرم فغان سنکر — جناب مصطفٰے کے عترت اطہار کا رونا
تمامی حاضران وقت کو بیتاب کرتا تھا — ابوبکر و عمر عثمان علی ہر چار کا رونا

یہ کسکے مسکر انیکا تصور دلمین آیا تھا
کہ بجلی طور کی سی رات بھر گرتی رہی جان پر

تکلف برطرف یہ تیرہ دلی انیکا عالم ہے
کہ جاتا دجد کے عالم مین خارِ بیابان پر

دکھائی تیرہ بختی نے نہایت ظلمت فرقت
نظر کرتا ہو اور شق قمر شام غریبان پر

قفس مین ہم اسیرونکا بعین یاس ہے کافی
کہلا ہی دیدۂ امید ابتک لطف یزدان پر

عرش برین ایوان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
خلد سر ابستان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وہ محبوب و حبیب رب ہو شرِ وہ ہزار عالم کا سبب بنا
سبحان اللہ شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وہ سلطان تمام رسل کا مولا ہادی جز و کل کا
رحمت حق بر جان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

با ہمہ وسعت روضہ جنت ہی یک ادنا محفل حضرت
ہین بحد سامان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہین وہ شفیع روز محشر ہین وہ قسیم حوض کوثر
سب کچھ ہی شایان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

باعث حسن جن و البشر ہی موجب نور شمس و قمر
مہر رخ تابان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آدم اور سلیمان موسی اور فلک چہارم پہ عیسی
ہین مہمان خوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کفیل کار امت آپ شفیع روز محشر
ہین بحد احسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جن و البشر مین سب دنیا مین حور و ملک سب اہل سموات مین
جاری ہے فیضان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مظہر رحمت مصدر رافت مخزن شفقت عین عنایت
ذات محمد جان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رحمت عالم اسکا لقب ہے خلقت آدم کا سبب ہے
ہی کیا عالیشان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جا میری کیا جان جہان کے اور بہارین باغ جنان کے
کیجیے سب قربان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تہا کہاں اور مدح خوان پہنچا کہاں	کیجئے ختم دعا ہاں کیجئے

تجھکو کہنا ہی سزا بای نہی
کافی مداح سامان کیجئے

عجایب ماجرا یہ قصۂ احوال ثوبان ہے	کہ جس کے حق مین ثابت یہ نزول نص قرآن ہے
ہوا ثابت ہمین ہر حال عادات اصحابہ سے	کہ حضرت مصطفی کی حب والفت دین وایمان ہے
ملی ہی انکو دولت حب عشق مصطفائی کی	زہے شان محبان حبیب رب رحمان ہے
مرض سے بھی چھوڑاتی ہے گنہ ہی بچاتی ہے	رسول اللہ کی الفت سبھی دردونکا درمان ہے

ریاض حب محبوب خدا کا جو ہوا گلچین
اسی کے واسطے کافی بہار باغ رضوان ہے

دیکھتے جلوۂ دیدار کو آتے جاتے	گل نظارہ کو آنکھون سے اٹھاتے جاتے
ہر سحر روضۂ مبارک کی زیارت کرتے	داغ حرمان دل محزون سے مٹاتے جاتے
سر شوریدہ کو گیسو پہ تصدق کرکے	دل دیوانہ کو زنجیر پہناتے جاتے
پای اقدس کو اٹھاتے نہ کبھو آنکھونکو	روکنے والے اگر لاکھ ہٹاتے جاتے
قدم پاک کی گر خاک ہی ہاتھ آجاتی	چشم مشتاق مین بھر بھر کے لگاتے جاتے
خواب مین دولت دیدار ہی ملتی وہ اگر	بخت خوابیدہ کو ٹھوکر سے جگاتے جاتے
دشت یثرب مین سے پھرتے کے پیچھے پیچھے	دھجیان جیب و گریبان کے اڑاتے جاتے
دست صیاد سے چھٹتے جو ہزارون کیطرح	چمن کعبہ چہ دلبری کو جلاتے جاتے

ندیکھا آہ دیدار مبارک
رہا کافی کو ارمان تجلی

گو ترقی پہ جمال پہ کامل ہووے
ماہ کیا سامنے گر آپکے آوی خورشید
کیا یہ خورشید کہ خورشید قیامت ہو اگر
شان اجلال پہ آجاوے اگر وہ رخسار
یہان خوش آتا نہین جز ذکر گل عارض پاک
ملک دنیا کو وہ کیا خاک مین لیکر ڈالے
آہ برباد نیون جائیے میرا نالہ و آہ
اب تو بےتہہ دل حسرت زدہ گہبراتا ہے
لائے گر آپکی تصویر نکیر و منکر

منہہ تو دیکھو کے تیری منہہ کے مقابل ہووے
دعوٰہ نور سے خجلت اُسے حاصل ہووے
آپکے آگے ٹہرتا اُسے مشکل ہووے
کسکو طاقت ہی کہ اسوقت مقابل ہووے
نغمۂ عود ہو یا صورت عنادل ہووے
جو کوئی دولت دیدار کا سایل ہووے
آہ کے ساتہ اگر جذبۂ کامل ہووے
یاالٰہی شب فرقت کبھی زائل ہووے
کیا عجب گور مری خلد کی منزل ہووے

ہی تمنا یہی دن رات کہ روز محشر
دست کافی مین ترا پایۂ محمل ہووے

تمت

ترجیع بند مولوی امام شہید

قد رعنا کی اداجائۂ زیبا کی بہین
سرمگین آنکہ غضب ناز بہری وہ چتون

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

پوچھا جبرئیل سے یون چرخ کے دربانون نے
قال و اللہ لقد جاء بوجہ احسن
گفت شوقیکہ بدل داشتم ایشان ز من
گاہ آنکھون سے لگاتا تھا رداگہہ دامن

قال جبرئیل معی جد حسین و حسن
آنکھے پھر کھولدیا قفل در چرخ کہن
دل من داند و من دانم و داند دل من
اور کبھی کہتا تھا قدمونپہ جھکا کر گردن

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

جب چلا چاند مدینے کا سوئے رب جلیل
فردوس کی رکھتے کہین آدم نے سبیل
فرش خلعت کا بچھاتے تھے کسی جا پہ خلیل
روح پر روح لگی کرنے براہ تعجیل

بجھ گئی مہر درخشان کی فلک کی قندیل
کہ اسی راہ سے گذریگا وہ فرزند جمیل
کہین یوسف تھے کھڑے اور کہین اسمٰعیل
جب ہوا نغمہ سرا صحد مین یون اسرافیل

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

نور کا ہر شجر خلد کا جامہ پہنا
شاخ مرجان مین زمرد کا لگا تھا پتا
عرض اور طول تھا ہر نخل کا موزون ایسا

لعل کے پھل سے پھول لدا تھا تو موتی سے پھلا
جسمین یاقوت کہین اور کہین ہیرا تھا جڑا
کہ یقین سبکو تھا ہی نور کے سانچے مین ڈھلا

قصیدہ ناطقی

ای نوبہار باغ رسالت سلام ہے

ای مہر آسمان سعادت سلام ہے

قاب قوسین کا عقدہ یہ شب وصل کھلا
مٹ گئے دونون حدوث اور قدم کے دریا
جب ملی ان وید کا اسطور سے نقشہ تھا

دو کمانین جو ملین دایرہ وصل بنا
فرق کچھ طالب و مطلوب مین باقی نہ رہا
یہہ ہم آنے لگی تب وحدۃ سے صدا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

جسطرح گھر مین بلاتا ہو دلہن کو نوشاہ
انبیا مژدہ دیدار سے ہو کر آگاہ
سارے خوبان جہان دیکھ کے بولینگے کہ واہ
تا وہ محبوب کرے میری طرف مرکے نگاہ

روز محشر طلب اس شہ کو کریگا اللہ
سب اسکے جلوے کے علاوے ہونگے ہمراہ
دل کے عشاق جگر خستہ کے نکلیگی آہ
یعنی پہنچونگا یہ پڑہتا ہوا انشاء اللہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

تو نے بخشی ہے تجھے دوزخ و جنت کی کلید
جامہ حسن نہایا تجھے تقطیع و برید
روز محشر ترے عشاق کے حق مین ہے عید
کوئی آنکھونکا قتیل اور کوئی چتونکا شہید

ہے دمیعہ تیرے مختاری کا قرآن مجید
تیرے ہی قد پہ ہوئی ٹھیک قبائے توحید
کیونکہ ہے عام وہاں سب کے لیے رخصت دید
یہی کہتا ہوا پہنچیگا قریب اور بعید

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

قصیدہ زینت